136269 ـ لنگڑا پن اور وسوسے ميں مبتلا شخص سے شادى كرنا

سوال

ميرى عمر پچيس برس ہے اور ايك برس سے ميرى منگنى ہو چكى ہے وہ لڑكا مجھ سے ايك برس بڑا ہے، اور پروگرمنگ انجينئر ہے، ميرى مشكل كے دو حصے ہيں:
پہلا حصہ:
اس نوجوان ميں پيدائشى اور وراثى نقص پايا جاتا ہے كہ ايك پاؤں سے لنگڑا ہے اور شديد لنگڑا پن ہے، ابتدا ميں تو ميں نے اس عيب كى كوئى پرواہ نہ كى، ليكن اب محسوس كرنے لگى ہوں كہ يہ عيب ميرا اس كے ساتھ تعلقات پر اثرانداز ہوگا، ليكن اس كى جانب سے مجھ ميں ہر روز دلچسپى بڑھ رہى ہے اور تعلقات گہرے ہوتے جا رہے ہيں.
وہ ايك ديندار نوجوان ہے، اور اپنے كام ميں اللہ سے ڈر اور تقوى اختيار كرتا ہے، اور بہت سارے امور ميں عدل كرنے كى كوشش كرتا ہے، اور كسى پر ظلم نہيں كرتا، ليكن اسے زندگى كا بہت كم تجربہ ہے، اس ليے كہ اپاہچ ہونے كى بنا پر اس كے والدين نے اسے گھير ركھا ہے.
ليكن وہ خود اپنے آپ كو تبديل كرنے كى كوشش كر رہا ہے اور مستقل طور پر اپنے معاملات كو ديكھتا ہے، حتى كہ بعض اوقات تو مجھ سے دريافت كرتا ہے كہ " كيا اس نے صحيح جواب ديا، اور كيا اس طرح صحيح تھا ؟
دوسرا حصہ:
ميرے قصے كا دوسرا حصہ يہ ہے كہ اس نے نوجوان نے منگنى كے بعد مجھے بتايا كہ وہ پريشانى اور وسوسے كا شكار رہتا ہے، خاص كر وضوء اور طہارت ميں، حتى كہ بيس منٹ تك وضوء ہى كرتا رہتا ہے، اور پريشانى اتنى ہوتى ہے كہ بعض اوقات تو اسے اپنى زندگى بھى اچھى نہيں لگتى، اور سمجھتا ہے كہ زندگى كا كوئى فائدہ نہيں، اور جب يہ پريشانى ختم ہو جاتى ہے تو وہ پھر اپنى حالت ميں واپس آ جاتا ہے.
اور بعض اوقات اسے دوائى كھانى پڑتى ہے، ليكن اب ايك برس سے وہ دوائى نہيں كھا رہا، ليكن اس ميں كچھ ايجابى اشياء بھى پائى جاتى ہيں: وہ بہت اچھا اور كريم ہے، عدل كرنے والا ہے ظلم پسند نہيں كرتا، اور ديندار ہے، ميرے خيال ميں وہ ميرے متعلق اللہ كا تقوى اختيار كريگا، اور اس دوسروں كى رائے سننے پر بہت قدرت حاصل ہے، اور ممكن ہے كہ دلائل ہوں تو وہ مطمئن بھى ہو جائے.
ليكن وہ شخصيت كے اعتبار سے كمزور اور ضعيف ہے اور بہت صراحت كرنے والا ہے، اور قابل احترام خاندان سے تعلق ركھتا ہے، ليكن وہ يہ چاہتا ہے كہ شادى ميں والد صاحب اسے جو مال ديں وہ شادى كے بعد سارا واپس كريگا، كيونكہ اسے اس مال ميں شك ہے، كيونكہ وہ رقم بنك ميں ركھى گئى ہے، اب ہم شادى كى تيارى كر رہے ہيں، مجھے يہ معلوم نہيں ہو رہا كہ آيا ميرا يہ اختيار صحيح ہے يا نہيں ؟
اور كيا ميں اس كے ساتھ زندگى بسر كر سكوں گى، اور اس كے اثرانداز ہوئے بغير اپنے ملنے والوں سے تعلقات ركھ سكوں گى يا نہيں ؟

میں اس موضوع کو دو طرح سے دیکھ رہی ہوں: ایک تو دینی اعتبار سے اور دوسرا دنیاوی اعتبار سے.
دینی اعتبار سے اس طرح کہ: میں کیسی ایسے شخص کو چاہتی ہو جو میرے متعلق اللہ سے ڈرے اور تقوی اختیار کرے اور میں اس کی زندگی میں اس کی ممد و معاون بنوں، خاص کر جب مجھے وہ یہ کہہ رہا ہے کہ جب سے میری اس کے ساتھ پہچان ہوئی ہے اس وقت سے اس میں بہت تبدیلی پیدا ہوئی ہے.
اور دنیاوی اعتبار سے یہ کہ: میں کسی ایسے شخص کے ساتھ زندگی بسر کرنا چاہتی ہوں جس کے ساتھ رہتے ہوئے مجھے شرم محسوس نہ ہو، یہ علم میں رہے کہ وہ مجھے بہت زیادہ چاہتا ہے، اس کی زندگی میں آنے ولی پہلی لڑکی میں ہی ہوں، وہ ہمیشہ مجھے یہی کہتا ہے کہ: وہ بہت سارے نفسیاتی مراحل سے گزرا ہے، چاہے کلاس میں دوسرے لڑکے ہوں - وہ لڑکے اس کے ساتھ کھیلنے کے لیے تیار نہیں ہوتے تھے - یا پھر دوسرے لوگ.
اس کے نتیجہ میں اس کا کوئی دوست نہیں، اب تک سوائے ایک کے کوئی اور دوست نہیں ہے، وہ بھی ا سکا چچا زاد بھائی ہے، وہ اس پر تیار ہے کہ میری سہیلیوں کے خاوندوں کے ساتھ دوستی لگائے، اور اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے.
اب تو وہ نظم و ضبط اختیار کرنے لگا ہے، اور اس کی زندگی قابل اعتماد بن رہی ہے، میرے ساتھ اس کا تعلق گھرا ہو چکا ہے، اور اس سوچ پر کہ میری زندگی میں آنے والا یہ پہلا نوجوان ہے، اس سے قبل میں نے کسی لڑکے سے بات چیت نہیں کی، اور نہ ہی کسی سے تعلق قائم کیا ہے، برائے مہربانی آپ مجھے معلومات فراہم کریں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس نوجوان سے شادی کرنے یا نہ کرنے کا معاملہ آپ کے ذمہ ہے، اور اس میں آپ نے ہی فیصلہ کرنا ہے، کیونکہ اس کی مکمل حالت تو آپ ہی جانتی ہیں، اور اس کے واقع سے آپ باخبر ہیں، اور یہ چیز آپ پر منحصر ہے کہ آپ اس کی بیماری اور اس کے تصرفات کو کہاں تک برداشت کر سکتی ہیں یا نہیں، آپ کا اس کے بارہ میں باریک بینی سے دقیق اوصاف بیان کرنا، اور اس کی حالت و واقع کو بیان کرنے سے معاملہ بالکل واضح ہو جاتا ہے، اس لیے فیصلہ آپ نے ہی کرنا ہے.

لیکن یہاں ہم آپ کی دو چیزوں پر تنبیہ کرنا چاہتے ہیں:

اول:

رہا مسئلہ لنگڑا پن کا جس میں اللہ سبحانہ و تعالی نے اسے مبتلا کر رکھا ہے، یہ کوئی ایسا معاملہ نہیں جس کی طرف التفا کیا جائے، یہ بہت آسان ہے، خاص کر جب اس شخص میں اچھی صفات پائی جاتی ہیں، بلکہ بہت سارے

سلف علماء کرام بھی لنگڑا پن میں مبتلا تھے، اور وہ امام و فقھاء اور زہداء کے مرتبہ پر تھے، بلکہ مجاہد بھی تھے، لیکن اس کے باوجود ان کے اس عیب نے اللہ تعالی کے ہاں ان کے مقام و مرتبہ میں کمی نہ کی، اور نہ ہی لوگوں میں ان کا مقام و مرتبہ کم ہوا.

ان لوگوں میں درج ذیل افراد شامل تھے:

1 ـ عمرو بن جموع انصاری صحابی رسول تھے.

2 ـ یزید بن عبد اللہ بن اسامۃ بن الھاد اللیثي، یہ اہل مدینہ میں سے ہیں اور امام زہری سے روایت کرتے ہیں، اور ان سے امام مالك، لیث بن سعد، اور ابن عیینۃ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں، (139) ہجری میں فوت ہوئے، ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی.

دیکھیں: الثقات لابن حبان (7 / 617).

3 ـ علمۃ بن قیس بن عبد اللہ.

امام ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

یہ عراق کے فقیہ امام ابو شبل النخعی الکوفی ہیں.

یہ فقیہ اور نیك و صالح امام تھے، قرآن مجید بہت اچھی آواز سے پڑھتے تھے، جو ان سے منقول کیا جاتا ہے اس میں ثبت ہیں، صاحب خیر و ورع ہیں، یہ طریقہ و فضل و صفات میں ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے مشابہ تھے، اور لنگڑے تھے.

دیکھیں: تذکرۃ الحفاظ للذہبی (1 / 39).

4 ـ القائد موسی بن نصیر ابو عبد الرحمن.

ابن عساکر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

انہوں نے اندلس فتح کیا، اور یہ لنگڑے تھے.

دیکھیں: تاریخ دمشق (61 / 212).

امام ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

یہ بڑی پختہ رائے والے، اور خوفناك قسم كے لنگڑے تھے.

دیكھیں: سیر اعلام النبلاء (4 / 497).

ان كے علاوہ بہت زیادہ اہل علم و اطاعت و زہد اور قائد و مجاہد تھے.

اس كے باوجود اگر آپ دیكھیں كہ یہ عیب آپ كے تعلقات پر اثرانداز ہوگا، تو اس سلسلہ میں فیصلہ آپ كے سپرد ہے، اور منگنی ختم كرنے میں كوئی حرج نہیں.

دوم:

رہا شدید وسوسہ كی بیماری كا تو یہ بیماری ہو سكتا ہے بڑھ كر طہارت سے نماز اور پھر شادی اور پھر سب سے خطرناك چیز عقیدہ میں جا پہنچےگا، اور یہ ایك ایسا معاملہ ہے جو آپ كی زندگی اجیرن كر دیگا، تو اس طرح نہ تو آپ شادی كی نعمت پا سكیں گی، اور نہ ہی استقرار ہوگا.

ہم بیان كر چكے ہیں كہ اس قسم كا وسوسہ حیات زوجیت پر اثرانداز ہو سكتا ہے، اس طرح نہ تو یہ اپنی اصل پر قائم رہے گی اور یہ نفرت كا باعث بننے والےعیوب میں شامل ہوگا، اس كی تفصیل دیكھنے كے لیے آپ سوال نمبر (96273) كے جواب كا مطالعہ ضرور كریں.

اس وسوسہ كا علاج ذكر و اذكار اور اللہ كی اطاعت كرنا اور وسوسہ كی طرف دھیان نہ دینا، اور بعض اوقات ماہر نفسیات سے رابطہ كرنا ہوگا.

مزید آپ سوال نمبر (39684) اور (41027) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كریں.

اس بنا پر ہم آپ كو یہ تجویز دیتے ہیں كہ آپ اس كا نفسیاتی علاج شروع كرا دیں، اور آپ اس كی اس كے ساتھ كھڑی ہوں اور اسے دلیری دیں، اور رخصتی میں تاخیر كریں حتی كہ اللہ كے فضل و كرم سے اس كے برے اثرات ختم ہو جائیں اور آخر میں ہم اس پر متنبہ كریں گے كہ:

منگیتر اپنی منگیتر كے لیے اجنبی مرد كی حثییت ركھتا ہے اس سے اس كے ساتھ خلوت كرنا، اور مصافحہ كرنا جائز نہیں اور نہ ہی وہ بغیر پردہ كے سامنے آ سكتی ہے.

اور جب اسے اس كے ساتھ بیٹھنے كی ضرورت پیش آئے تو اس وقت آپ كا كوئی محرم ساتھ ہونا ضروری ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے كہ وہ آپ كو دنیا و آخرت كی سعادت مندی نصیب فرمائے.

والله اعلم .